باسمہ تعالی

۲۵ نومبر ۲۰۱۵ کو پارلیمنٹ میں پیش ہونے والے حلال اتھارٹی بل پر جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ نے خالص دینی ،ملی اور وطنی جذبہ کے تحت اپنے تحفظات پیش کئے،ان تحفظات کا مقصد حکومت کو دینی امور کے متعلق درست اور مفید رہنمائی فراہم کرنا تھا تاکہ ایک مضبوط و مستحکم ادارے کا قیام یقینی بنایا جا سکے۔ایک ایسا ادارہ جو شریعت اور آئینِ پاکستان کے مطابق ہو اور جس پر اعتماد کرتے ہوئے یہاں کے مسلمان بغیر خوف وخطر اشیاءِ خوردونوش استعمال کر سکیں ،مقامی صنعت کو جس سے ترقی اور ترویج ہو اور پاکستان سمیت پوری اسلامی برادری کے لیے وہ ایک مثالی اور رہنما ادارہ ہو۔

بل پر دینی اور تکنیکی نقطہ نظر سے کئی تحفظات تھے مگر آغاز میں دو بنیادی نکات اسمبلی میں اٹھائے گئے:

1. OIC/SMIIC کے حلال معیارات کے تحت پاکستان میں مشینی ذبیحہ اور اسکی امپورٹ کا راستہ کھولنا سخت نقصان کا باعث ہے۔
2. بل امپورٹ کی شق سے خالی ہے حالانکہ حلال اتھارٹی کے بل میں اس کا ہونا ازحد ضروری ہے۔

حلال اتھارٹی کا قیام معاشی پہلو سے بھی خوش آیند ہے کیونکہ اس وقت ایک اندازے کے مطابق حلال منڈی کا حجم ۳۰۰ کھرب روپے ہے جسکا ۸۵ فیصد حصہ غیر مسلم قوموں کے ہاتھ میں ہے ۔ مسلمان ممالک کا حصہ صرف ۱۵ فیصد اور اس ۱۵ فیصد میں پاکستان بشکل اعشاریہ ۲۴ فیصد حصہ پورا کرتا ہے۔

مختصر تعارف:

پاکستان کے مدارس کی دینی خدمات ہم کسی بھی طرح فراموش نہیں کر سکتے۔ حلال وحرام کے شعبے میں پاکستان کے مدارس سے پڑھے ہوئے ساوتھ افریقہ کے علماء نے ۱۹۹۶ میں جمعیت علماء ساوتھ افریقہ کے ذیلی ادارے کی حیثیت سے ایک ادارہ SANHA کے نام قائم کیا تھا، جسکا خالص مقصد وہاں بسنے والے تمام مسلمانوں کی حلال خوراک کا انتظام کرنا تھا اور حرام سے بچانا تھا، ۲۰۰۵ میں ایک پاکستانی کمپنی کو حلال کی شھادت (سرٹیفکیٹ) درکار تھی چونکہ پاکستان میں اس وقت اس حوالے سے کوئی تصور بھی نہ تھا لھذا یہاں کوئی بھی ادارہ موجود نہ تھا۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے SANHA نے پاکستان آکر اس کمپنی کو سرٹیفائڈ کر لیا اور واپسی پر دو مقامی بندہ مفتی یوسف عبدالرزاق اور مفتی سلمان ندیم کو اپنے ساتھ لے گئے کہ مستقبل کے لئے چند مقامی افراد تیار ہو جائیں ہم تین ماہ ساوتھ افریقہ میں مقیم رہے اور حلال وحرام کے شعبے کو سیکھا اور واپس آکر ۲۰۰۶ سے اب تک ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس شعبے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں

ہم کیسے اس معاملے میں داخل ہوئے:

جب یہ بل اسمبلی میں پیش ہوا تو ہمارے لاہور دفتر سے مفتی احسن نے کراچی دفتر سے فوری رابطہ کیا کہ حلال اتھارٹی بل پیش ہوگیا ہے اور جمیعت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ نے اس پر اپنے تحفظات پیش کئے ہیں۔ یہ بات ہمارے علم میں تھی کہ اس میں او آئی سی کی حلال گائید لائن ہیں جو صرف نامکمل ہی نہیں بلکہ دینی پہلو سے بہت کمزور ہیں اور او آئی سی نے بہت سارے امور کے متعلق فقہ اکیڈمی جدہ کو سوالات بھیجے ہوئے ہیں جن کے تاحال انہیں جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں ۔ ہم نے فورا او آئی سی کی گائیڈ لائن کو ملاحظہ کیا اور چند نکات جمع کرکے بڑے بھائی ڈاکٹر سعید خان کے واسطے سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بھجوادیے ۔ عشاء کے وقت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نے بل کے سلسلے میں بذریعہ فون رابطہ کیا، حضرت کی فکران کے لب ولہجہ سے صاف محسوس ہورہی تھی۔

چنانچہ فوری طور پر بل کی کاپی اسلام آباد سے بذریعہ ای میل منگوائی گئی اور رات گیارہ بجے سے فجر تک مفتی احسن ظفر لاہور سے اور بندہ کراچی سے بزریعہ سکائپ رابطے میں رہے اور اس بل کے حوالے سے بنیادی نکات جمع کئے اور ایک سمری تیار کی جو صبح پیش کرنی تھی۔

۲۶ نومبر صبح ۷ بجے کے جہاز سے بندہ اسلام آباد پہنچا، ساڑھے دس بجے حضرت مولانا سے ملاقات ہوئی، چہرے پر شدید پریشانی کے آثار صاف واضح تھی اور غالبا ساری رات بھی بے چینی میں گزری تھی۔ حضرت مولانا سے ملاقات میں یہ تمام امور زیر بحث آئے کہ حلال وحرام کا معاملہ شریعت کی روشنی میں عبادات اور دیانات سے تعلق رکھتا ہے یہ خالص مسلمانوں اور خاص علماء کا شعبہ ہے ۔ اس وقت پاکستان کے اپنے حلال و حرام کے معیارات بن چکے ہیں جن کی تیاری میں دیگر شعبہ جات کے ماہرین کے ساتھ ساتھ حلال وحرام نظام سے واقف علماء کی جماعت کا بھی بھرپور کردار ہے۔ بندہ اپنے ساتھ پاکستانی حلال معیارات کی کاپ ہمراہ لے گیا تھا وہ حضرت کو پیش کی ۔ حضرت نے اس میں سے کچھ بنیادی نکات نوٹ کرلئے اور بظاہر ارادہ اسمبلی میں اپنا موقف بیان کرنا تھا کہ اتفاق سے وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی محترم جناب تنویر رانا صاحب کی مولانا سے قومی اسمبلی کے دروازے پر ملاقات ہوگئی اور انہوں نے مولانا سے گزشتہ روز کے تحفظات کے حوالے سے بات کی اور یقین دلوایا کہ شرعی حوالے سے علماء ہی کی رائے قابل قبول ہوگی آپ اپنی تجاویز پیش فرمادیں ہم ۷ دسمبر کو میٹنگ کرلیتے ہیں۔

دوپہر واپسی پر مولانا نے فرمایا کہ دو ہفتے کا وقت ہے آپ تیاری مکمل کرکے لائیں تاکہ ملاقات میں شرعی امور وزیر صاحب کے سامنے لائے جائیں۔

تحقیق کا عمل:

اسی رات بندہ واپس کراچی لوٹا اور اگلے روز سے تحقیق پر لگ گیا۔ اسی دوران معلوم چلا کہ اس حلال بل کی تیاری میں محترم جناب ریٹائرڈ جسٹس خلیل الرحمن صاحب کا بھی تعاون رہا ہے۔ اللہ نے دل میں ڈالا کہ ان سے ہی رابطہ کرلیا جائے، اگر بنیاد درست کرلی جائے تو عمارت خود ہی سیدھی ہوجائیگی چنانچہ ان سے رابطہ کیا گیا اور مدعی پیش کیا گیا اور ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا گیا، الحمد للہ جسٹس صاحب نے عزت بخشی اور ملاقات کا وقت شرف بخشا۔

ملاقات ۲ دسمبر لاہور میں پنجاب حلال ڈیولپمنٹ ایجنسی کے دفتر میں ہوئی جو دوپہر ۱۲ سے شام ٦ تک رہی۔میٹنگ کے دوان اس بات کا واضح ادراک ہوا کہ جسٹس کا مقصد بھی نیک ہے۔

لاہور میٹنگ:

اس میٹنگ میں شریعت، ریاست، عوام ان تینوں پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھا گیا تاکہ کسی بھی مرحلہ پر اللہ کی رضاء، ریاست کا وقار، عوام کا اعتماد ضائع نہ ہو۔میٹنگ میں درج ذیل شقوں پر بحث ہوئی اور انہیں مزین، مرتب کرکے باہمی رضامندی سے قابل عمل بنایا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

شق نمبر ۵ کا پیرا ۸۱

- <u>Section 5 clause xiii:- Add explanation to this clause as under:-</u>

Explanation: (Shariah Scholars) should either hold Shahadat ul Aalmia Degree (Dars e Nizami) from any recognized Board of Madaris or Post Graduate Degree in Islamic Jurisprudence / Usooluddin with 4 year experience of giving Shariah's rulings including the period of Takhasus fil ifta. Or should be a person having experience of application of Shariah principles and Islamic Jurisprudence extending over at least 15 years and recognised expertise in Shariah matters.

اس شق میں (Shariah Scholars) کی تعریف لکھی گئی ہے، جو سٹیٹ بنک کی شریعہ کمیٹی کی شرائط سے ماخوذ ہے۔

شق نمبر ۱۰ کا پیرا بی , سی

Powers and Functions of the Authority, Section 10:-

Clause "B": Add the following words at the end of the proviso after the word schedule "as adopted by the Authority"

Clause "C": The following will be substituted for the present clause "Develop and recommend mechanism for accreditation of Halal Certification Bodies and obtain Halal accreditation from the Halal Accreditation Bod

پیرا بی میں او آئی سی کے معیارات کا پابند ہونے پر تحفظات تھے جنہیں (As adopted) کے اضافے کے ساتھ دور کیا گیا۔ اس مراد اب یہ ہوگی کہ جیسے پہلے سے پاکستان سٹینڈرڈ میں معیارات کو لیا جاچکا ہے۔ اور وہ معیارات اپنے حقوق کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ملکی مفادات ، عوامی رجحان کو دیکھتے ہوئے پہلے سے مرتب ہیں۔ مطلب یہ نکلا کہ سو فیصد ہم پابند نہیں ہیں کہ او آئی سی کا رہنماء کتابچہ کے تحت اپنے قوانین بنائیں۔

پیرا سی میں (and obtain Halal accreditation from the Halal accreditation body) کی شرط داخل کر کے ادارے کو اصول وضوابط کا پابند بنایا گیا ہے) اور یہ اصول تقاضہ کرتے ہیں کہ پہلے پاکستان کے معیارات کو مقدم رکھا جائیگا حسب ضرورت او آئی سی کے معیارات سے مدد لی جائیگی۔

شق نمبر ۱۷

Section 17: Add the following words towards the end after the word Authority "Having been certified, by the Authority or by an Accredited Halal Certification Body".

یہ شق درآمداد سے متعلق تھی جسکا مقصد پوری دنیا میں پاکستان کی کھانے پینے کی اشیاء پر ایک ہی لوگو کا ہونا تھا، لیکن اس سے پہلے سے اس شعبے میں کام کرنے والے ادارے ختم ہورہے تھے جو کہ ایک بڑا نقصان تھا انڈسٹری کے لئے بھی اور حلال کے اداروں کے لئے

بھی۔ اب اس میں اضافے سے دوسرے ادارے بھی قائم رہیں گے اور ایک حلال لوگو ایک ہی رہیگا مگر اسکے نیچے اس ادارے کا رجسٹریشن کوڈ آجائیگا۔

شق نمبر ۱۸

Import of Halal Articles and processes: No article or process shall be imported into Pakistan with the description or representation of being a halal article or process unless it bears the logo of The Authority or the logo of the Accredited Body of the Country of import recognized by the Authority.

یہ مکمل نئی شق داخل کروائی گئی ہے۔اس شق میں لفظ (Recognized) کا اضافہ کر کے ایک انہونی کو ہونی میں تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ صورت ناممکن تھی کہ کروڑوں پروڈکس،لاکھوں فکٹریاں ہم سے سرٹیفائڈ ہوں اس شق کے تحت جن ممالک کی حلال اتھارٹی کے ساتھ صرف معاہدہ ہوگا انکا بھی سامان آسکے گا۔ جہاں ایسی صورت نہیں تو وہاں قائم اداروں کے ساتھ بھی معاہدہ ممکن ہوگا اور حسب ضرورت ہم وہاں کے ادارے کو اپنے اصولوں کے تحت رجسٹرڈ بھی کر سکتے ہیں۔

بنیادی وضاحتیں:

General Remarks:

- The question was asked as to why PSQCA Halal Standard has not been attached to the proposed law like the OIC / SMIIC guidelines which has been enclosed in the schedule.

It was explained that the National Law is only to be referred in the subsequent Law and that suffices for all legislative purposes while the Rules and Guidelines / Instructions of Foreign Entities have to be included in the schedule to give full knowledge of such instructions etc. This is how the non-inclusion of PSQCA Halal Standard and inclusion of Foreign Entities' guidelines was explained to the satisfaction of the participants.

ہم نے سوال رکھا تھا کہ اوآئی سی کے معیار کی کاپی تو منسلک کی گئی مگر پاکستان کے حلال کی کاپی نہیں رکھی گئی جس کی وجہ سے ہر ایک کو پریشانی لاحق ہوئی۔ جواباً بتایا گیا کہ ملکی مروجہ قوانین کا صرف حوالہ دیا جاتا ہے جیسا کہ شق ۲ کے پیرا ایل میں مذکور ہے، اوآئی سی کا کیونکہ نیا معیار ہے اور باہر سے اپنے نظام میں داخل کیا جارہا ہے لہذا اس سے متعارف کروانا ضروری تھا۔

- Certain observations were made with respect to following clauses of OIC/ SMIIC guidelines:
  - 0 5.1.2 Aquatic Animals
  - 0 5.2.5 Stunning
  - 0 5.2.6.2.3.1 Mechanical Slaughtering
  - 0 5.7 Beverages

It was explained that the treatment of these matters in the Halal Standard of PSQCA is explicit and accepted by all Mazahib of Pakistan and as such this point of view is being placed before SMIIC / OIC for adaptation and as such these matters can be well looked after at the time when these guidelines are being adopted by the Authority, may by that SMIIC itself finalises its guidelines accordingly.

اوآئی سی کے معیار کے مطابق پانی کے تمام جانور حلال ہیں، جانور کو ذبح سے پہلے کرنٹ لگانے کی اجازت ہے، مشینی ذبیحہ کی اجازت ہے، جس بھی مشروب میں کسی بھی قسم کی قدرتی الکوحل پائی جائے اسکی ممانعت ہے۔ان امور کے متعلق جسٹس کو بتایا گیا کہ ان شقوں کی متبادل شقیں پہلے سے ہمارے معیار میں موجود ہیں جن پر تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتفاق ہے اس لیے پاکستانی معیار کی شقیں شامل کی جائیں اور ان شقوں کی شمولیت کے بعد ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ اوآئی سی کو مشورہ دے سکیں گے کہ وہ ہم سے ان معاملات میں رہنمائی حاصل کرے۔

یہ تمام شقیں لکھی اور دستخط کی گئیں اور محترم جسٹس صاحب نے منسٹری آف سائنس کو ارسال کردی اور ہمیں بھی اسکی کاپی فراہم کردی گئی۔

اسلام آباد کا سفر

میٹنگ کے اختتام پر کراچی کے سفر کے لیے بندہ لاہور ایرپورٹ پر جہاز پر سوار ہونے کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ جہاز اڑنے سے کوئی ۳۰ منٹ پہلے منسٹری سے کال آگئی کہ آپ کی ای میل مل گئی ہے اس حوالے سے ملاقات اگر ممکن ہو تو مناسب رہیگا، گفتگو کا لہجہ بتارہا تھا کہ ہماری سفارشات بظاہر قابل قبول ہیں، لہذا پہلے اپنے آپ کو آف لوڈ کروایا اور بذریعہ ڈایو و بس لاہور سے اسلام آباد کے لئے روانگی ہوئی۔ رات ۳ بجے اسلام آباد پہنچا۔

اگلے روز خواہش تھی کہ مولانا فضل الرحمن صاحب کو خوشخبری سنائیں لیکن معلوم چلا کہ حضرت کہیں سفر پر ہیں، شام کو رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ سفر سے تھکے ہوئے تھے اس لئے جلد ہی آرام کے لئے چلے گئے۔ اگلے روز یعنی ۸ دسمبر صبح ۱۱ بجے منسٹری آف سائنس میں ملاقات طے تھی جانے سے پہلے دوبارہ حضرت سے رہنمائی اور دعاؤں کے لئے فون کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت کو بخار ہے اور یہ پیغام چھوڑ گئے ہیں کہ ہمیں آپ پر اعتماد ہے اللہ کا نام لے کر چلے جائیں دعائیں ہمیشہ ساتھ ہیں۔

پہلی میٹنگ:

منسٹری پہنچنے پر جن صاحب سے ملاقات ہوئی وہ اتفاق سے اجنبی نہ تھے ، خالص دینی جذبے کے تحت مئی کے مہینے میں SANHA منسٹری آف سائنس کو ایک دن کی حلال ورکشاپ کرواچکی تھی جس میں ساوتھ افریقہ سے ۴ افراد تشریف لائے تھے باقی یہاں سے ۴ افراد کا تعاون رہا۔ لھذا اجنبیت ختم ہوچکی تھی اور ساتھ ساتھ منسٹری کو اس بات کا بھی ادراک ہو گیا تھا کہ مولانا نے جو اسمبلی میں اعتراضات اٹھائے تھے وہ خالص دینی بنیادوں پر تھے اور وہ خود بھی اس حوالے سے تعاون کے منتظر تھے۔

شرعی حوالے سے تو منسٹری نے فورا ہامی بھرلی کہ آپ کی اچھی رائے ہے ہم آپ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور فورا اس بل میں ترمیم کردیتے ہیں جہاں تک انتظامی امور سے متعلق آپ کی رائے ہے اس پر ہمارے کچھ تحفظات ہیں۔ جس پر بحث کی گئی اور سیکٹری صاحب کے پاس ہم چلے گئے۔

دوسری میٹنگ:

اللہ تعالی سیکریٹری صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں ان دو انتظامی موضوعات پر دلائل پیش کرنے کا موقع دیا اور فرمایا کہ دونوں جانب کی دلائل کافی مدلل ہیں لھذا شام ۴ بجے پھر نشست رکھ لیتے ہیں جس میں تفصیلی بات کرتے ہیں۔ جمعہ کا روز بھی تھا سب اپنے

اپنے جمعہ نماز کی تیاری میں مشغول ہوگئے اور ۴ بجے دوبارہ جمع ہوئے۔جمعہ کی نماز کے بعد میں نے دوبارہ بل کی کاپی کو پڑھا تو پھر کچھ ایسی دلائل نظرآئے جوپہلے نظرسے نہیں گزرے تھے خیر ۴ بجے دوبارہ جمع ہوگئے

تیسری میٹنگ:

اس میٹنگ میں مذکورہ امور تفصیلی زیر بحث آئے:

اوآئی سی کے حوالے سے ہمارے اعتراض کو زیر بحث لایا گیا سیکٹری صاحب نے عبارت پڑھی اور فورا فرمایا کہ یہ حضرات بات تو درست کررہے ہیں اس عبارت میں لفظ Shallاستعمال ہوا ہے اور یہ لفظ پابند کردیتا ہے لھذا یا یہ شق ہی نکال دو اور اگر بین الاقوامی ضرورت ہے تو لفظ May کا استعمال کرو تاکہ ہم پابند نہ ہوں بلکہ مکمل اختیار رکھتے ہوں کو جو شق ہمارے مروجہ قوانین سے مطابقت نہیں رکھتی ہم اس پر عمل کے پابند نہ ہوں:

پہلے کی عبارت:

Provided that the Halal Standard for any article or process shall be in accordance with OIC Guidelines if any issued for such article or process from time to time, including in particular, the OIC Standards-General Guidelines for Halal Food in Schedule – I; AS ADOPTED BY THE national standards body

بعد کی عبارت(امنڈمنٹ):

In this context , the Authority may consider the OIC Guidelines in schedule-I , relating to Halal food and other articles or processes, as modified by the Organization of the Islamic Cooperation from time to time, as a reference point;

اور اس بات کا سب نے اقرار کیا کہ پاکستان میں مشینی ذبیحہ کی اجازت کی کوئی بھی صورت ممکن ہی نہیں اور ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی پاکستان میں بسنے والا مکتبہ فکر اس کا حامی نہیں اور ہمیں قطعا قانون میں ایسی کوئی گنجائش نہیں چھوڑنی چاہئے کہ کسی بھی وقت وہ سب کے لئے پریشانی کا باعث بنے اور ساتھ ساتھ ہمارا شکریہ بھی ادا کیا کہ آپ نے واقعی ایک ایسے اہم نقطے کی طرف ہماری توجہ دلوائی جو سب کے لئے خیر کا سبب بن گیا۔

اسکے بعد امپورٹ کے موضوع پر بات ہوئی اور اس پر بھی ہمارا شکریہ ادا کیا گیا مگر بات یہاں آکر اٹک گئی کہ کن شرائط پر مال برآمد کیا جائے۔ یادرہے یہ انتظامی چیز تھی لیکن بہت ہی اہم تھی۔

1. اسمبلی میں اسی کو دیکھتے ہوئے مدعی اٹھا گیا تھا کہ اگر امپورٹ پالیسی نہ ہوگی تو اس بل کا کوئی خاص فائدہ نہیں
2. میٹنگ میں یہ بات رکھی گئی کہ آپ کی جو امپورٹ کی شرائط ہیں وہ صرف دو ہیں یا وہ آپ سے رجسٹرڈ ہو یا اپنے ملک کے کسی بااختیار ادارے سے رجسٹرڈ ہو، ہماری رائے تھی کہ اس میں تیسری شرط بھی داخل کریں کہ اور وہاں سے بھی امپورٹ ہو سکتا ہے مال جن ملکوں سے ہمارا معاہدہ ہو لفظ Recognize کا اضافہ کروایا گیا۔اور بطور دلیل ملیشیا کا بتایا گیا کہ وہاں حکومتی ادارہ ۱۹۶۷ سے حلال وحرام کی نگرانی کررہا ہے کیا اسے کہنا مناسب ہوگا کہ وہ ہم سے رجسٹرڈ کرے ؟ دبئی نے گزشتہ ایک سال سے پاکستان سے امپورٹ پر حلال کی شراط ختم کی ہوئی ہے تو اسے یہ کہنا مناسب رہیگا کہ اب ہم سے وہ رجسٹرڈ ہو؟ حالانکہ درآمدات کی ہمیں ضرورت ہے الحمدللہ ہماری رائے کو سراہا گیا اور قبول کرلی گئی۔
3. حکومت نے ابھی ادارہ قائم کرنے کا سوچا ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ حکومت کو ابھی حلال دنیا کی وہ معلومات نہیں ہیں جو کسی بھی ادارے کے پاس ہیں جو کئی سالوں سے اس شعبے میں کام کررہا ہے لھذا اس میں نہ انکی کوئی برائی سمجھنی چاہئے اور نہ ہماری بڑائی
4. شرعی اسکالر کا جہاں ذکر تھا وہاں اس کی درست تعریفی بتدرج کرنی ضروری تھی ورنہ خطرہ یہ تھا کہ نام نہاد ٹالک شوز والے شرعی اسکالرز اس لفظ کے ذریعے اس انتہائی نازک نظام میں داخل ہوکر حرام کو حلال کردیں گے جیسا کہ بعض نے موسیقی کو حلال قرار دیا ہوا ہے۔

اس بات کا منسٹری کا اقرار کیا کہ یہ تو خالص مستند جید مفتی کی پوسٹ ہے اور ہم سمجھ رہے تھے کہ شرعی اسکالرز سے مقصد پورا ہو جائیگا لیکن آپ کا شکریہ آپ نے اس اہم امر کی طرف توجہ دلوائی مگر یہ تعریف ایسی ہونی چاہئے کہ جس پر تمام مکاتب

فکر کا اجماع پایا جائے۔ ہم نے جواب دیا کہ یہ تعریف سٹیٹ بنک کے شرعی کمیٹی کے کرائٹریا سے اخذ کی گئی ہے اور آپ کے 4992اسٹینڈرڈ میں بھی لکھی ہوئی ہے، جسے سن کر وہ مطمئن ہو گئے۔

1. ایکسورٹ میں پاکستان سے صرف ایک لوگو جائیگا، یہ بات حلال دنیا میں کافی عرصے سے چل رہی ہے کہ حلال کے لوگو بہت ہیں کم از کم ہر ملک کا صرف ایک لوگو ہو اس سوچ کی ہم خود حمایت کرتے ہیں لیکن اس میں بھی ہماری تجویز تھی لوگو چاہیں تو اپنا لوگو لگائیں لیکن اس کے نیچے ایک کوڈ اس ادارے کا ضرور لگائیں جس نے اس کمپنی کو حلال کی شہادت دی ہوئی ہے ورنہ ایک نیا مسئلہ پیدا ہوگا کہ جب ایکسپورٹ میں صرف آپکا لوگو شرط ہو جائیگا تو پاکستان میں کمپنیاں تو ایکسپورٹ کے لئے ہی حلال کی شہادت لیتی ہیں تو اس کے نتیجے میں وہ تمام ادارے ختم ہو جائینگے جو آج سے ۱۰ سال پہلے سے یہ خدمات انڈسٹری کو دے رہے ہیں، لھذا پرانے لوگوں کو عزت بخشیں جو انشاءاللہ کل آپ کا بازو بنیں گے۔ یہ بات بھی الحمدللہ مان لی گئی۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ انتہائی عزت واحترام کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

تیسری میٹنگ کا خلاصہ:

تمام مجالس کے نتیجے میں بنیادی امور یہ طے ہوئے کہ:

1. پاکستان او آئی سی کے حلال معیارات کا پابند نہیں رہیگا لھذا او آئی کی اس قسم کی شقیں ہمارے لئے قابل عمل نہیں ہونگی جیسے
    a. مشینی ذبیحہ
    b. جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کرنٹ لگانے کا عمل
    c. سمندری تمام جانوروں کی حلت
    d. مشروبات میں منجملہ الکوحل کے وجود سے اس کی حرمت
    e. مشکوک، حرام گوشت کا ہمیشہ کے لئے راستہ بند کیا گیا
    f. گوشت کی مقامی صنعت کو محفوظ بنایا گیا ورنہ برازیلین مرغی پاکستان کی پولٹری کی صنعت کو تباہ کر دیتی
2. امپورٹ پالیسی کی شق داخل کر دی گئی
    a. تاکہ حرام اشیاء ملک میں داخل ہی نہ ہو سکیں
3. شرعی اسکالر کی تعریف داخل کر دی گئی جو بل کے فٹ نوٹ میں لکھی جائیگی
    a. جاھلوں کا راستہ بند ہمیشہ کے لئے بند کیا گیا

4. حلال سرٹیفکیٹ کی تعریف عام کردی گئی کہ جو ادارہ بھی اس شعبہ میں طے شدہ دائرہ کار میں کام کریگا وہ بھی اس تعریف کے زمرے میں آیئگا

    a. حلال سرٹیفکیشن کی خدمات مہیا کرنے والے ادارے محفوظ کر لئے گئے

5. حلال اتھارٹی خود بھی ایک نظام کے تحت کام کریگی

    a. تاکہ کل اس ادارے پر کوئی اعتراض نہ کر سکے

6. حلال لوگو پاکستان کا صرف ایک ہوگا لیکن دوسرے حلال کی شھادت دینے والے اداروں کو بھی یہ خدمات دینے کی اجازت ہوگی اور انکا رجسٹریشن کوڈ اس حلال لوگو کے نیچے لگ جائیگا یا آپ کا اور انکا لوگو ایک ساتھ لگ جائینگے حسب انتظام ترتیب بنائی جاسکتی ہے۔

    a. اس سے برانے اداروں کی خدمات کو عزت بخشی گئی۔

7. بل میں تبدیلی کے شواہد ملاحظہ ہوں:

1

(a) "**Halal Certificate**" means the certificate issued by the Authority or by an Accredited Halal Certification Body to the effect that an article or process is in conformity with the Halal Standard pertaining thereto and authorizing use of the Halal logo in respect thereof;

"**Halal Certificate**" means the certificate issued by an Accredited Halal Certification Body to the effect that an article or process is in conformity with the Halal Standard pertaining thereto, and authorizing use of the Halal logo in respect thereof;

2

Provided that the Halal Standard for any article or process shall be in accordance with OIC Guidelines if any issued for such article or process from time to time, including in particular, the OIC Standards-General Guidelines for Halal Food in Schedule – I; AS ADOPTED BY THE national standards body

In this context , the Authority may consider the OIC Guidelines in schedule-I , relating to Halal food and other articles or processes, as modified by the Organization of the Islamic Cooperation from time to time, as a reference point;

3

(a) issue, renew, suspend or cancel a Halal Certificate;

May operate as a certification body after obtaining due accreditation from the National Accreditation Body;

4

(a) levy fees for issue or renewal of the Halal Certificate;

levy fees for issue or renewal of the Halal Certificate and/or authorizing the use of Halal Logo;

5

17. Export of Halal articles and processes.— No article or process shall be exported from Pakistan with the description or representation of being a Halal article or process unless it bears the Halal logo of the Authority.

17. Export of Halal articles and processes.— No article or process shall be exported from Pakistan with the description or representation of being a Halal article or process unless it bears the Halal logo of the Authority, having been affixed after the requisite certification by a duly accredited Halal certification body.

6

"17A-**Import of Halal articles and processes.-** No article or process shall be imported into Pakistan with the description of being a Halal article or process unless it has been certified as such by an Accredited Halal Certification Body in Pakistan or the exporting country, recognized by the National Accreditation Body

7

18. Marketing of Halal products.— No food or non-food product shall be marketed or offered for sale with the description or representation of being a Halal article or product within the Islamabad Capital Territory

unless it bears the Halal logo of the Authority, having been certified, by the Authority or by an Accredited Halal Certification Body.

18. Marketing of Halal products.— No food or non-food product shall be marketed or offered for sale with the description or representation of being a Halal article or product within the Islamabad Capital Territory unless it bears the Halal logo of the Authority or is certified to be Halal by a duly accredited Halal certification body.

مولانا کو بریفنگ:

یہ تمام اعمال نمٹانے کے بعد حضرت مولانا کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا اور تمام کار گزاری سنائی، جیسے جیسے سناتا جارہا تھا مولانا کا چہرا اتنا کھلتا جارہا تھا اور پریشانی کم ہوتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ بہت دعائیں دی حضرت نے واللہ ساری تھکاوٹ اتر گئی اور محسوس ہوا کہ اللہ نے شاید دنیا میں ہی اس عمل کا اجر ان دعاوں اور بزرگوں کی رضامندی کی صورت میں اللہ نے جھولی میں لاکر رکھ دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کل اگر پارلیمنٹیریز کو بلا لیا جائے تو کیا آپ انہیں بریفنگ دے دینگے میں نے کہا آپ صرف حکم فرمائیں۔ خیر اگلی صبح ۱۱ بجے کاوقت طے پایا۔

جے یوآئی ایف کے پارلیمانی ممبران کو بریفنگ:

جس میں علاوہ چند کے تمام ارکان تشریف لے آئے ۔ حضرت نے ایسی شفقت سے میرا تعارف کروایا جیسے کوئی اپنے بیٹے کا کرواتا ہے جو کہ یقینا روحانی رشتہ تو ہے۔ حسب توفیق طے شدہ امور سب کے سامنے رکھے اسی دوران بل کی ترمیم شدہ کاپی بھی آگئی جو اسی وقت معزز ممبران کو پیش کردی گئی۔

منسٹری سے میٹنگ:

۳ بجے مولانا کے چیمبر میں میٹنگ طے تھی وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی محترم تنویر رانا صاحب سے وہ اپنے ۵ رکنی وفد کے ساتھ تشریف لے آئے اور ہماری جانب سے ۱۰ افراد موجود تھے، مولانا نے سب سے پہلے شرعی پہلو سے اس بل کی اہمیت پر گفتگو فرمائی اور منسٹری کا شکریہ ادا کیا کہ اس عمل میں انہوں نے جتنا تعاون کیا۔ جواباً منسٹر صاحب نے بھی مولانا کا تہے دل سے شکریہ ادا کیا کہ واقعی جن امور کی طرف آپ نے متوجہ کیا وہ بہت ضروری تھی اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ پھر ایک ایک ترمیم پڑھی گئی اور اتفاق کیا گیا۔ یہ ملاقات کوئی ۲۰ منٹ جاری رہی اور انتہائی قدر، عزت واحترام سے الوداع ہوئے۔

پارلیمنٹ کے احوال:

اسمبلی میں ۸ نمبر پر اس بل کو پیش ہونا مجھے بھی عزت بخشی اور گیلری میں بیٹھنے کا موقع دیا کہ کاروائی سن سکوں اور اس عظیم کام کے سرانجام ہوتے وقت گواہ بھی بن سکوں۔ اس وقت اسحاق ڈار صاحب کی تقریر چل رہی تھی اور میں مستقل اللہ سے رابطے میں تھا کہ اے رب آج بس یہ کام ہو جائے کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ مستقل پڑھتا ہی رہا مانگتا ہی رہا۔ خیر بل پیش ہوا اور ایک ایک ترمیم شدہ شق پڑھی گئی جمیعت کی طرف سے اور قبول ہوتی گئی بعد میں باقی شقیں پڑھی گئیں جس پر ہاوس نے جی ہاں کہہ کر اس تاریخی حلال اتھارٹی بل ۲۰۱۵ کو متفقہ طور پر پاس کروالیا۔

دل میں ایک خواہش سی تھی کہ اس کے اختتام پر مولانا ضرور کچھ ارشاد فرمائیں تاکہ دنیا کو یہ پیغام ضرور جائے مولانا فضل الرحمن صاحب نظریاتی سیاست دان ہیں اسی لئے حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر حکومت کی مخالفت کی اور بھرپور رہنمائی فرمائی۔ الحمد للہ مولانا کھڑے ہوگئے اور مختصر مگر جامع بیان فرمایا اور انتہائی خلوص کے ساتھ جناب رانا تنویر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور سب کو مبارک باد دی۔ یہ حقیقت ہے کہ عزت سے سے عزت ملتی ہے، جناب رانا صاحب نے بھی ماشاء اللہ دل کی گہرائیوں سے مولانا کا شکریہ ادا کیا اور مختصر سی اس بل کی اہمیت پر بات کی۔

اس طرح یہ عظیم کام اللہ کی منشا سے پائے تکمیل تک پہنچ گیا۔ الحمد للہ والشکر للہ۔

محسنین کی فہرست:

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔

میں آخر میں اللہ کے شکر کے بعد شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ان تمام افراد کا جن کی وجہ سے یہ سفر اور ذمہ داری پوری کر پایا۔

1. میرے والدین، خاندان، متعلقین، اساتذہ
2. SANHA جس نے مجھے اس نظام سے متعارف کروایا اور قابل بنایا
3. بطور خاص قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم اور ان کی پوری جماعت۔ اگر مولانا جیسی قدآور، مدبر اور دین کا درد اور تڑپ رکھنے والی شخصیت نہ ہوتی تو شاید ہماری شنوائی نہ ہوتی
4. PSQCA کی کمیٹی کے تمام ممبران جن کے ساتھ بیٹھ کر سٹینڈرڈ بنانے کا طریقہ سیکھا
5. محترم ندیم نسیم صاحب جنہوں نے سٹینڈرڈ کو پڑھنا، سمجھنا اور استعمال کرنا سکھایا
6. مفتی عارف علی شاہ، مفتی شعیب عالم جنہوں نے فقہی امور میں مدد فراہم کی
7. مفتی احسن ظفر جنہوں نے سب سے پہلے یہ خبر دی اور آخر تک میری کمر بنے رہے
8. محترم منسٹر رانا تنویر صاحب اور انکی ٹیم کا
9. مولانا کے دونوں سیکٹری حضرات جنہوں نے ہر لمحہ رہنمائی کی
10. مولانا نعیم شاہد جنہوں نے او ای سی کے حوالے سے معلومات فراہم کی
11. محترم جناب آفاق شمسی صاحب جنہوں نے فتاویٰ کی مناسبت سے تعاون کیا
12. محترم انس الیاس اور محترم راشد صاحب جنہوں نے بندہ کے قیام اور سفری انتظامات میں مدد فرمائی۔

والسلام

یوسف عبدالرزاق

12-12-2015